احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

☎ 213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

جمعرات 17- جون 1999ء - 2 صفر 1420 ہجری- 17- احسان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 134

سستی سے بچنے کی دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میں بے کسی اور سستی اور بزدلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من فتنۃ المحیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کے لئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو۔ کیونکہ اگر سستی ہو۔ تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے اگر اعمال صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو۔ تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔

ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا۔ اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام ان سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں۔ مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی اور اسی طرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے۔ کس قدر دور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں۔ اور خطوط کو پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح پر پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچ کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں۔ جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ سستی اور غفلت نہ کرے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 710-711)

ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 15)

خدا کی طرف آجاؤ۔ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو۔ اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو۔ اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو۔ یہی راہ نجات کی ہے۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19 ص 72)

اگر ہم بھی سو رہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔

سخت گرمی کے دن تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تالیف و تصنیف میں منہمک تھے ایک مخلص دوست نے عرض کی گرمی بہت ہے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آجائے گی اور سونے کو جی چاہے گا۔

قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا۔؟"

(اخبار بدر قادیان 11 دسمبر 1913ء صفحہ 9 بیان حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

اہل اللہ کا شدید احساس ذمہ داری

حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول نے بخاری کتاب الایمان کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

"ایک دفعہ حضرت (مرزا صاحب) کے قریب کے مکان میں کسی شادی کی تقریب پر ایک رقاصہ منگوائی گئی جو رات بھر ناچتی رہی حضرت کو خبر ہوئی آپ نے دریافت کیا کہ اس کو رات بھر کیا ملا ہے۔ معلوم ہوا صرف پانچ روپے۔ صبح فرمایا کہ میں تو رات بھر شرمندہ ہی رہا کہ یہ پانچ روپے کے واسطے کتنی محنت کر رہی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ، محسن، مربی سے ہزار در ہزار لاتعداد و لاانتہا تحفے اور انعام پاکر اتنی محنت نہیں کرتے"۔

اسی طرح میں جب رات کو چوکیدار کی آواز سنتا ہوں تو شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ چار پانچ روپے ماہانہ پاکر یہ رات بھر پہرہ دیتا ہے۔ چھوٹی راتوں میں آرام نہیں کرتا۔ سردی بارش کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم اس کے بالمقابل کس قدر غافل سوتے ہیں

انسان خود ہی اپنے دل میں انصاف کرے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر 14- اگست 1913ء صفحہ 12)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

نمبر 26

دلبر مرا یہی ہے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلکش پہلو

تبسم فرماتے رہے

زید بن سعنہ ابھی اسلام نہیں لایا تھا کہ ایک دفعہ وہ حضورؐ کے پاس اپنا قرض واپس لینے کے لئے آیا اور بجائے اس کے کہ وہ شریفانہ طریق پر اپنے قرض کی واپسی کا مطالبہ حضورؐ سے کرتا اس نے آتے ہی کچھ کہے سنے بغیر حضورؐ کے کندھوں پر حضورؐ کے کپڑوں کو اس طرح پکڑا کہ حضورؐ کا تمام لباس اس کے ہاتھوں کی گرفت سے کھنچ گیا اور اس طرح اس نے حضورؐ کو آپؐ کے کپڑوں سے پکڑ کر زور سے جھنجھوڑا اور کہا کہ اے عبدالمطلب کی اولاد تم قرض کی واپسی کے معاملہ میں ہمیشہ بڑی ٹال مٹول سے کام لیتے ہو۔ حضرت عمرؓ اس وقت حضورؐ کے پاس بیٹھے تھے ان سے زید کی یہ حرکت برداشت نہ ہو سکی اور انہوں نے بڑی سختی سے اسے ڈانٹا اور اسے بہت لعن طعن کی لیکن حضورؐ نے اسے کچھ نہیں کہا بلکہ اس کی حرکت پر تبسم فرماتے رہے تاہم حضرت عمرؓ کی ڈانٹ پر آپؐ نے ان سے فرمایا کہ عمر! یہ کیا۔ تم سے تو یہ توقع تھی کہ تم مجھ سے بھی اور اس سے بھی اس سے بہتر سلوک کرو گے۔ تم سے یہ توقع تھی کہ تم مجھ سے کہو گے کہ میں احسن رنگ میں قرض ادا کردوں اور اسے نصیحت کرو گے کہ یہ قرض کا مطالبہ احسن رنگ میں کرے۔ تم نے تو اسے ہی سخت سست کہنا شروع کر دیا۔ اور پھر آپؐ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا زید تو ویسے ہی جلدی کر رہا ہے اور بے صبری دکھا رہا ہے حالانکہ اس کے قرض کی ادائیگی کی مدت میں ابھی پورے تین دن باقی ہیں۔ پھر آپؐ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ وہ آپؐ کی طرف سے زید کے پیسوں کا قرضہ اسی وقت چکادیں اور حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ اس کی رقم کے علاوہ زید کو بیس صاع کھجور زیادہ دینا کیونکہ تم نے اس بے چارے کو بہت ڈرا دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ واقعہ زید بن سعنہ کے اسلام لانے کا موجب بنا کیونکہ زید کہا کرتا تھا کہ اس واقعہ سے پہلے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر نبوت کی تمام علامتیں چمکتی ہوئی دیکھ لی تھیں لیکن میں چاہتا تھا کہ دو اور علامتیں بھی میں حضورؐ میں مشاہدہ کروں کیونکہ ابھی تک مجھے ان کا علم نہیں ہوا تھا۔ ایک علامت جو میں حضورؐ میں دیکھنا چاہتا تھا وہ یہ تھی کہ آپؐ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ آپؐ ظلم اور زیادتی کے مقابل پر ہمیشہ حلم سے کام لیتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ظلم کی زیادتی آپؐ کے حلم اور عفو میں کمی نہیں کرتی بلکہ جتنا بھی ظلم اور زیادتی آپؐ پر بڑھ جائے آپؐ اس سے کہیں بڑھ کر حلم اور عفو کا نمونہ دکھاتے ہیں سوانہی علامتوں کو حضورؐ میں مشاہدہ کرنے کے لئے میں نے وقت سے پہلے قرض کا مطالبہ کیا اور آپؐ سے سختی سے پیش آیا اور اس موقع پر جو چیز میں دیکھنا چاہتا تھا وہ میں نے آپؐ میں باحسن مشاہدہ کرلی اور میں نے آپؐ کو ویسا ہی حلیم اور درگذر کرنے والا پایا جیسا کہ مجھے بتایا جاتا تھا۔

(شفا عیاض ص 63)

اسے دے دو

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ نے ایک نجران کی بنی ہوئی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کے کنارے بہت موٹے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آپ کے قریب آیا اور آپ کو بڑی سختی سے کھینچنے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ اس کے سختی سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کی رگڑ کے ساتھ آپ کی گردن پر خراش ہو گئی۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ آپ کے پاس جو مال ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی دلوائیں پس آپ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا کہ اسے کچھ دے دو۔

(بخاری کتاب الجہاد باب کان النبی یعطی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اصل دولت

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر اللہ تیرے ہاتھ پر تیرے ذریعہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو یہ بات تیرے لئے اس سے کہیں بہتر ہوگی کہ تجھے بہت سے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کی دولت مل جائے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ)

غزل

اندھیرا اب ادھر شاید نہ آئے
اسے رستہ نظر شاید نہ آئے

وہ ناامید ہے اتنا کہ اس کی
دعاؤں میں اثر شاید نہ آئے

دلِ نادان کو تم جانتے ہو
یہ باغی راہ پر شاید نہ آئے

چلا ہے ڈھونڈنے تصویر اپنی
اسے کچھ بھی نظر شاید نہ آئے

بڑی مدت کے بعد آیا ہے واپس
یہ لمحہ لوٹ کر شاید نہ آئے

وہ جا کر بھی کبھی جاتا نہیں ہے
مگر بارِ دگر شاید نہ آئے

ستاروں ہی پہ کر لینا قناعت
کہ وہ رشکِ قمر شاید نہ آئے

کھلے رکھو دریچے گھر کے شاید
وہ آجائے مگر شاید نہ آئے

تم اپنے سائے میں آرام کر لو
کہ رستے میں شجر شاید نہ آئے

وہ دریا پار کا ہے رہنے والا
اسے پانی سے ڈر شاید نہ آئے

کسی ٹہنی پہ کر لے گا بسیرا
پرندہ اب ادھر شاید نہ آئے

کہیں زیرِ زمیں کر لے گا آرام
مسافر اب کے گھر شاید نہ آئے

کنارے توڑ کر نکلا ہے سیلاب
کناروں کی خبر شاید نہ آئے

جسے تم ڈھونڈتے پھرتے ہو مضطر
وہ منزل عمر بھر شاید نہ آئے

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کو احباب جماعت کا خراج تحسین

ہردلعزیز وجود

امان اللہ صاحب امجد ربوہ لکھتے ہیں۔

"انکل! میاں صاحب کا بہت دکھ ہوا"

اس معصوم اور وقف نو بچے کا یہ بے ساختہ فقرہ اب بھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے اور مجھے یہ سطور لکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ گزشتہ دنوں مجھے ایک کام سے اقصیٰ چوک جانا پڑا وہاں ایک دوکان پر اس دوکان کے مالک سے گفتگو ہو رہی تھی کہ اس اثناء میں ان کا چھوٹا بچہ آگیا جس کی عمر دس سال ہوگی۔ بچے کے والد صاحب نے اس کا تعارف کروایا کہ اس کا نام ناصر احمد جاوید ہے اور خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ اور پھر میرا تعارف کروایا۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ بچہ بے ساختہ بول پڑا۔

"انکل میاں صاحب کا بہت دکھ ہوا۔"

اس کی مراد صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب تھے۔ جو ربوہ کے واقفین نو کے سیکرٹری تھے۔ میں نے اس بچے سے پوچھا کہ آپ صاحبزادہ صاحب موصوف سے کبھی ملے ہیں؟

اس نے بتایا کہ ہاں ایک دفعہ بیت راجیکی میں وقف نو کا ایک پروگرام تھا۔ میں اپنے بھائیوں لقمان اور منان کے ساتھ اس پروگرام میں گیا ہوا تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بچوں سے مختلف مواقع پر کی جانے والی دعائیں سنی تھیں اور میں اس میں اول آیا تھا۔

میں نے اس بچے سے پوچھا کہ آپ کو ان کی وفات کا کب پتہ چلا تو وہ دکھی لہجے میں بولا کہ ہمارے محلہ کے سیکرٹری صاحب وقف نو نے مجھے بتایا تھا کہ میاں صاحب راہ مولا میں وفات پا گئے ہیں۔ مجھے اس بات کا اتنا غم ہوا کہ میں اسی وقت رونے لگ پڑا۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنے اچھے اور نیک دل میاں صاحب ہم سے اتنی جلدی جدا ہو جائیں گے۔

میں نے دیکھا کہ اس بچے کا چہرہ بہت اداس ہو گیا تھا۔ اس معصوم بچے کے دل میں محترم میاں صاحب کی کیسی گہری محبت تھی۔ مگر صرف بچوں کی بات نہیں بڑوں پر بھی ان کا گہرا اثر تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب سے میری پہلی ملاقات 1990ء میں ہوئی جب آپ مہتمم تجنید تھے اور سالانہ تربیتی کلاس کے موقع پر ناظم رجسٹریشن بھی تھے۔ اس وقت جبکہ رجسٹریشن میں خاکسار کو آپ کی زیر نگرانی خدمت کا موقع ملا۔ آپ یقیناً ایک باوقار شخصیت کے مالک تھے جو ہمیشہ کامل ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے۔ ڈیوٹی کے دوران کسی کارکن کو کوئی مشکل پیش آتی تو فوراً حل کرنے کی کوشش کرتے۔

چند سال بعد مہتمم مقامی کے منصب پر فائز ہوئے تو بحیثیت خادم آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اجلاسات ہوں یا ڈیوٹیاں آپ بنفس نفیس خدام کے ساتھ شریک ہوتے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ اتنے اہم مقام پر فائز ہونے کے باوجود عاجزی اور انکساری کا وصف آپ کی ذات میں نمایاں تھا۔

مجھے یاد ہے کہ دارالصدر شمالی کے بعض خدام نے جنہیں کمپیوٹر سیکھنے کا شوق تھا۔ محترم میاں صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے ازراہ شفقت اپنے گھر پر ان کے لئے ایک کمپیوٹر کلاس کا اہتمام فرمایا اور باقاعدگی کے ساتھ انہیں ٹریننگ دیتے رہے۔

ربوہ کے ساڑھے تین ہزار واقفین نو کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ نے جو انتھک محنت کی وہ آپ کی خدمات کا ایک اہم اور روشن باب ہے۔ ربوہ کے محلہ جات میں اکثر واقفین نو کے پروگراموں کے لئے جاتے رہتے۔

وکالت وقف نو کے کارکن کی حیثیت سے خاکسار کو آپ کی خدمات کا علم ہوتا رہتا تھا ہمیشہ ایک وقار اور پیار بھری مسکراہٹ کے ساتھ ملتے۔ وکالت وقف نو کی طرف سے آپ کے شعبہ کمپیوٹر میں واقفین نو کا ریکارڈ ترتیب دیا گیا ہے۔ بعض دفعہ کسی اہم رپورٹ کی تیاری کے سلسلے میں فوری طور پر کمپیوٹر میں موجود واقفین نو کے ریکارڈ کی ضرورت پڑتی۔ ایسے وقت میں محترم میاں صاحب سے بذریعہ فون رابطہ کیا جاتا اور آپ اپنے پروگرام چھوڑ کر مطلوبہ اعداد وشمار مہیا کر دیتے۔

وکالت وقف نو میں اکثر والدین اور عہدیداران اپنے واقفین نو بچوں کا ریکارڈ دریافت کرنے کے لئے تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اس موقع پر فون کے ذریعے شعبہ کمپیوٹر سے رابطہ کیا جاتا۔ شعبہ کمپیوٹر میں فون چونکہ محترم میاں صاحب ہی اٹھاتے تھے۔ اس لئے بعض دفعہ خاکسار کے ذہن میں یہ احساس ہوتا کہ ہمارے بار بار فون کرنے سے کہیں آپ کا وقت ضائع نہ ہو اور آپ برا نہ منا جائیں۔ بعض دفعہ کمپیوٹر سیکشن میں موجود کسی دوسرے کارکن کو بلانا پڑتا۔ لیکن آفرین ہے اس عظیم ہستی پر کہ کبھی اس بات کا ذرہ بھر احساس نہ ہونے دیا کہ آپ کو ڈسٹرب کیا گیا ہے بلکہ نہایت ہی بشاشت کے ساتھ ہر دفعہ نہایت تحمل سے بات سنتے اور پھر مطلوبہ ضرورت پوری کرنے کی بھرپور کوشش فرماتے۔ یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی اور وسعت حوصلہ کی عظیم مثال ہے جس کو خاکسار کبھی فراموش نہ کرسکے گا۔ یقیناً آپ کا مبارک وجود ایک نافع الناس وجود تھا۔ آپ کی زندگی بھی عظیم تھی اور قربانی بھی عظیم ہے۔ خدا اس مقدس وجود پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

ایک اعزاز۔ ایک سبق

محترمہ حمیدہ شاہدہ صاحبہ لکھتی ہیں۔

اے ہمارے مسیح موعود اور حضرت اماں جان کے شہزادے تجھ کو بزم ربوہ میں نہ پا کر ہم اداس تو ہیں مگر تو نے بزم احمدیت میں ہزاروں گھرانوں کو نور اور برکت سے بھر دیا جن کا ذکر پیارے آقا کی زبان سے بیان ہو رہا ہے۔ تو نے ان خوابیدہ دلوں کے تار و ساز چھیڑے ہیں جو اپنی دلی مرادوں کو پا چکے تھے۔ جیسے جیسے خلیفہ وقت کی زبان مبارک سے ان کی داستان سنتے ہیں دل و دماغ میں آپ کی یادیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ اور مسلسل آپ کے لئے دعائیں بے اختیار اٹھتی ہیں۔ تو کیسا خوش قسمت وجود تھا۔

اے احمدی بچو۔ نوجوانو' مردو اور عورتو ذرا غور سے سنو۔ میاں قادر کے خون کا ایک ایک قطرہ ہمیں یہ درس دے گیا ہے۔ اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے بچاؤ' ماں باپ کی خدمت کر کے ان کی دعائیں لو' زندگی کو غنیمت جانو' جماعت کی خدمت کرو' خلیفہ وقت کے بازو بنو۔ بیوی بچوں سے حسن سلوک کرو' ان کے دلوں میں بسو۔ دوستوں سے وفا و محبت کرو' دلیر اور شیر بن کر زندگی گزارو' باطل کے آگے کبھی نہ جھکو' جان جائے مگر ایمان نہ جائے' جماعت کا تم مان ہو' خلیفہ وقت کی جان ہو۔ بڑھتے جاؤ پھلو پھولو' سب فانی اک وہی ہے باقی'

اے میرے پیارے اللہ! صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے مجمع البحرین معصوم بچوں کا خود حامی و ناصر ہو' ان کی بیگم صاحبہ کو حوصلہ و ہمت عطا فرمانا' والدین کو صبر و سکون' صحت و عافیت عطا فرما' تمام خاندان حضرت مسیح موعود کی خود حفاظت فرما' ہمارے پیارے امام اور ہماری جماعت کو اس عظیم قربانی کے صدقے ہزاروں لاکھوں خوشیاں دکھا۔ اور ان کی محبت و شفقت کا سایہ نسلاً بعد نسلٍ ہمارے دلوں کا سہارا رہے۔ اے اللہ ان کی آنکھیں ہمیشہ ہماری طرف سے ٹھنڈی رکھنا اور وہ جلد ہم سے آن ملیں۔ آمین

ایک قادر ہم سے چھنا مگر سینکڑوں قادر زندہ ہو گئے۔ میاں غلام قادر زندہ باد پائندہ باد۔

معصوم قادر

پروفیسر مرزا عبداللطیف صاحب ملٹری کالج جہلم لکھتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی طالب علمی کا کچھ زمانہ خاکسار کی قیادت میں گزرا۔ ایک قائد کی حیثیت سے خاکسار کو صاحبزادہ صاحب کے قریب رہنے اور ان کی شخصیت کو بہت قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ یہاں خاکسار صاحبزادہ صاحب کے سکول اور تعلیمی ماحول اور مجلس کے ساتھ ان کے روابط کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔

صاحبزادہ صاحب ریلوے پبلک سکول ایبٹ آباد کے طالب علم تھے۔ ایبٹ آباد میں دو پبلک سکول تھے ایف جی پبلک سکول کا آغاز خاکسار کی یہاں پہلی Appointment کے ساتھ شروع ہوا۔ جو جون 1970ء میں ہوئی تھی' جبکہ مذکورہ بالا ریلوے پبلک سکول پہلے سے قائم تھا۔ ریلوے ڈیپارٹمنٹ نے ریلوے کے آفیسرز کے بچوں کے لئے اسے تعمیر کروایا تھا۔ بعد میں یہ ریلوے انتظامیہ سے الگ ہو گیا اور بورڈ آف گورنرز نے اس کا انتظام سنبھال لیا۔ صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے زمانہ میں اس سکول کے پرنسپل ایم اے رحمان ہوتے تھے۔ 1970ء میں خاکسار نے پرنسپل اور سٹاف سے تعلقات قائم کر لئے تھے لیکن خاکسار کا زمانہ قیادت 1973ء سے شروع ہوا۔ اس سے پہلے جو بھی قیادت تھی وہ تھوڑا بہت تعلق کاکول اکیڈمی اور اس پبلک سکول کے طلباء سے رکھتی تھی۔ لیکن خاکسار نے احمدی طلباء سے باقاعدہ رابطہ رکھنا شروع کیا۔ اس زمانہ میں جماعت ایبٹ آباد کے امیر مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ تھے جو مشن ہاؤس میں اپنے بیٹے نصیرالدین (سال سوئم۔ گورنمنٹ کالج) کے ساتھ رہتے تھے۔ خاکسار سب سے پہلے حلقہ پبلک سکول کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔

یہ ایک Residiential Institution تھا۔ جس میں طلبا رات دن رہتے تھے۔ احمدی طلباء بھی تقریباً اکٹھے ہی رہتے تھے اور ایک ہی جگہ وقت گزارتے تھے۔ صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کلاس ہفتم کے طالب علم تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب آپ کے کزن تھے۔ وہ بھی اس زمانہ میں جماعت ہفتم میں زیر تعلیم تھے۔ غالباً دونوں بھائی ایک ہی ہاؤس اور ایک ہی کلاس میں وقت گزارتے ہوں گے۔

باوجود عمر میں چھوٹے ہونے کے صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کو ان طلباء میں ایک مرکزی مقام حاصل تھا۔ مرکز سے ان کا رابطہ زیادہ تھا۔ روزنامہ الفضل انہی کے پاس آتا تھا۔ جماعتی احوال اور مرکز کے حالات معلوم کرنے کے لئے یہ اخبار بڑا ذریعہ تھا۔ سب احمدی طلباء مرزا غلام قادر صاحب کے کمرے میں آکر اخبار کا مطالعہ کرتے تھے۔

اپنے خاندانوں اور وطنوں سے دور یہ غریب الدیار احمدی طلباء اپنے ماں باپ عزیز و اقربا کو بے اختیار یاد کرتے تھے۔

خاکسار پبلک سکولوں کی تدریس سے تیس سال تک منسلک رہا۔ اور طلباء کی نفسیات کو جیسا آج سمجھتا ہے کم و بیش 1973ء میں بھی اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احساس تھا کہ اتوار کا دن یا چھٹی کا دن ان کے لئے کیا اہمیت رکھتا ہوگا۔ جبکہ ہر بچہ اپنے والدین سے ملتا تھا۔ والدین بڑے اہتمام سے اپنے بچوں کے لئے کھانے پینے اور ضرورت کی اشیاء لے کر آتے تھے۔ ان کی مشکلات معلوم کر کے سکول کی انتظامیہ سے انہیں حل کرواتے تھے۔

اس لئے خاکسار کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ ہر اتوار ان احمدی طلباء کے درمیان گزارا جائے تاکہ انہیں بھی سرپرستی سے محرومی کے احساس سے بچایا جائے۔

خاکسار کا تاثر یہ ہے کہ یہ طلباء خاکسار کو اپنے درمیان پا کر بے حد خوش ہوتے تھے۔ کہ ایک ایسا شخص ہے جو آکر انہیں Company دیتا ہے اور ان کی مشکلات کو حل کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔

مرزا غلام قادر صاحب کے ہاؤس ماسٹر بشارت احمد خاکسار کے گہرے دوست تھے چنانچہ وہ خاکسار کو ان طلبا سے ملانے میں بڑی شفقت اور دریا دلی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ اور خاکسار ان طلباء کے مسائل کو انہیں پیش کرتا تھا تو وہ دل و جان سے انہیں حل کرنے میں مدد کرتے تھے۔ یوں ہاؤس ماسٹر کا مہربان سایہ انہیں میسر آجاتا تھا۔ ورنہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ جن طلباء کے سرپرست ہاؤس ماسٹر سے رابطہ نہیں کرتے تھے۔ ہاؤس ماسٹر بھی انہیں نظرانداز کر دیتے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ خاکسار کے دورے پر یہ تمام طلباء نہایت خوشی کا اظہار کرتے تھے۔

12 مئی 1974ء کو خاکسار نے بذریعہ انتخاب چوہدری راشد اعجاز (انٹرمیڈیٹ سال اول) کو زعیم حلقہ پبلک سکول مقرر کیا تھا۔ تاکہ وہ طلباء کے مسائل سے خاکسار کو آگاہ رکھیں چنانچہ 7 جون 1974ء کو ان کی ایک عمومی رپورٹ اور پرچہ جات خدام و اطفال کی ترسیل کی رپورٹ ریکارڈ پر موجود ہے۔ مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ احمدی طلباء وقت گزارتے تھے۔ یکم مئی 1974ء کی ایک تجنید میں ان کے ناموں کی یہ فہرست دستیاب ہوئی ہے۔

مظفر حسین (انٹرمیڈیٹ تاریخ پیدائش 23'3'56) الیاس پراچہ (نہم) سلطان ولد محبوب الٰہی (ہشتم تاریخ پیدائش 29'6'58) انوار احمد ولد ڈاکٹر رشید احمد (نہم تاریخ پیدائش 26'11'60)

مندرجہ ذیل طلبا ایک ہی کلاس میں تھے۔

مرزا سلطان احمد ولد مرزا خورشید احمد (ہفتم) محبوب احمد (ہفتم) مرزا قادر (ہفتم) مندرجہ ذیل طلباء سینئر تھے اور سکول سے اس سال فارغ ہونے والے تھے۔ منور احمد (انٹرمیڈیٹ) مرزا محمود احمد (انٹرمیڈیٹ)

خاکسار کوشش کرتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ اتوار کا وقت ان کے درمیان گزارا جائے تاکہ انہیں اپنائیت کا احساس ہو جو ان کی تربیت کے لئے بڑا ضروری تھا۔ چنانچہ 12 مئی 1974ء کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ خاکسار کی ڈیڑھ گھنٹہ کی تربیتی میٹنگ رہی جس میں تین خدام اور چھ اطفال شامل تھے۔ یہ میٹنگ کامن روم میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد خاکسار سپورٹس گراؤنڈ اور سوئمنگ پول میں ان کی سرگرمیوں میں شریک رہا۔ مرزا غلام قادر سپورٹس میں بھی بہت اچھے تھے اور اس چھوٹی عمر میں بھی بہترین تیراک تھے۔ بشارت احمد صاحب بھی ان کی چستی اور پھرتی کے مداح تھے۔

مجلسی سرگرمیاں

خاکسار چندہ کی تحصیل کے علاوہ تربیتی اجلاس منعقد کروایا کرتا تھا۔ اور مجلس کی طرف سے آئے ہوئے پرچہ جات بھی حل کرواتا تھا چنانچہ 9 جون 1974ء کے ریکارڈ پر ہے کہ صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب اور صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب سے جو پرچہ حل کروایا گیا وہ پبلک سکول میں ہی حل کروایا گیا تھا۔ دونوں نے پرچہ ستارہ اطفال حل کیا۔ انوار احمد اور الیاس پراچہ نے خدام کو حاضر رکھنے میں خاکسار سے بہت تعاون کیا۔

فضل احمد شاہد صاحب

استقامت

ہم سب احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس تاریکی کے زمانہ میں ایمان کی دولت حاصل ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہم سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے ایمان کی دولت کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔ اور مرتے دم تک پکڑے رکھنا ہے۔ ایمان اور اس کے جملہ تقاضوں پر ہر حالت میں قائم رہنے کا نام استقامت ہے۔ میں استقامت کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔

○ ایک اس بات کا اقرار کہ ہم احمدی ہیں اس اقرار پر مرتے دم تک قائم رہنے کا نام 'عقائد پر استقامت ہے۔

○ دوسرا حصہ ہر نیکی سے وابستہ ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم نیکیوں میں آگے بڑھیں اور جس نیکی کو بھی شروع کریں اس پر ہمیشہ مضبوطی سے قائم ہو جائیں صرف چند روز نماز' روزے' انفاق فی سبیل اللہ سے تھک نہ جائیں بلکہ مسلسل ان نیکیوں پر قائم رہیں۔

ایمان اور اعمال دونوں کی آزمائش کے لئے۔ امتحانات آتے ہیں۔ اور جو لوگ ان امتحانوں میں پورے اترتے ہیں وہی استقامت دکھانے والے لوگ ہیں اور انہیں کو خدا ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود استقامت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلائیں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہرچہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ایڈیشن 1962' ص 165)

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء طرح طرح کے ابتلاؤں میں سے گزرے مگر انہوں نے استقامت اختیار کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان کتنا کٹھن ہے خدا کے حکم کی تعمیل میں اپنی بیوی اور کمسن بیٹے کو بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اس بات کا تصور کر کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مگر انہوں نے ایسا کیا پھر حضرت ہاجرہ کی استقامت کس قدر اعلیٰ ہے کہ ان حالات میں رہنا گوارا کیا۔ حضرت ابراہیمؑ کا اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہونا۔ اور بیٹے کا بھی اس بات پر رضامند ہونا کتنی بڑی استقامت ہے۔

حضرت رسول کریم ﷺ کی زندگی پیدائش سے وفات تک کس طرح ابتلاؤں سے بھری ہوئی تھی مگر آپؐ نے ان سب کو برداشت کیا۔ تبھی تو افضل الرسل ٹھہرے حضورؐ کے صحابہؓ نے بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں حیرت انگیز جانفشانی اور صدق و استقامت کے نمونے دکھائے اسی لئے انہوں نے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

اس دور میں حضرت مسیح موعود کے لئے بے شمار ابتلاء کھڑے کئے گئے۔ مگر آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے چلے گئے۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو 110 سال سے بے شمار قسم کے ابتلاء دیکھ چکی ہے مگر استقامت کا مضبوط پہاڑ بن کر اپنے ایمان پر قائم ہے۔

حضرت مسیح موعود ابتلاؤں کے ذکر میں فرماتے ہیں "کئی دنوں سے ابتلاؤں کا سامنا تھا۔ بیس پچیس دن رات تو میں سویا بھی نہیں آج ذرا سی میری آنکھ لگ گئی تو یہ فقرہ الہام ہوا۔ "خدا خوش ہو گیا" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کریم اس بات سے بہت خوش ہوا ہے کہ اس ابتلاء میں میں پورا اترا ہوں۔ اور اس الہام کا یہی مطلب ہے کہ اس ابتلاء میں تو پورا اترا"

(ملفوظات جلد 5 ص 299-300)

نیز فرمایا۔

"کل والا الہام کہ "خدا خوش ہو گیا" ہم نے اپنی بیوی کو سنایا تو اس نے سن کر کہا کہ مجھے اس الہام سے اتنی خوشی ہوئی ہے کہ اگر دو ہزار مبارک احمد بھی مرجاتا تو میں پرواہ نہ کرتی"

(ملفوظات جلد 5 ص 304)

مندرجہ بالا دو حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہے کہ استقامت اختیار کرنے کے نتیجہ میں کیا ملتا ہے۔ قرآن کریم اور تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ انسانوں کے ایک طبقہ نے ساری زندگی استقامت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا خدا تعالیٰ نے انہیں نبوت دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب امتحانوں میں پورے اترے تو آپ کو تمام انسانوں کے لئے امام اور راہنما بنایا گیا۔ چنانچہ اب بھی کروڑوں مسلمان عیدالاضحیٰ اور حج حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل ان کی حرم حضرت ہاجرہ کی قربانیوں کی یاد میں مناتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کو استقامت کا اجر متعدد طریقوں سے خدا تعالیٰ نے دیا۔ آپؐ کے ساتھیوں کو رضی اللہ عنہم کا انعام دیا گیا۔ دوسرے مقربین کو پیغام ہے کہ استقامت اختیار کرو گے تو خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہیں ملیں گے۔ تم سے مصافحہ کریں گے۔ ایک جگہ فرمایا کہ مومن جب ابتلاء برداشت کریں گے تو ان پر طرح طرح کی رحمتیں' برکات اور ہدایات نازل ہوں گی۔ ان کو علم و معرفت میں بڑھایا جائے گا۔ لیکن یہ امر یاد رہے کہ استقامت خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر نہیں ملا کرتی اس لئے خدا تعالیٰ سے مسلسل دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ ایمان پر ثبات قدم بخشے اور کبھی اور کسی لمحہ ہمارے قدم نہ ڈگمگائیں۔

تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینے کا مسلمہ اصول

○ سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا

"اگر کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ خواہ مجھے تنگی سے گذارہ کرنا پڑے میں چندہ ضرور ادا کروں گا تو میں اسے کہتا ہوں کہ تم کم از کم اس قدر قربانی کرو جس قدر تم نے پہلے سال کی تھی اور انہی اصولوں پر کرو جو پہلے سال میں نے بتائے تھے لیکن دو دو چار چار روپے نہیں بلکہ کم از کم پانچ پانچ روپے اس تحریک میں دیئے جائیں پھر دس پھر بیس پھر تیس پھر ساٹھ پھر سو دو سو پھر تین سو اور جو اس سے زیادہ دے سکتا ہے وہ اس سے زیادہ دے۔

(کتاب جانی و مالی قربانیوں کے مطالبات)

اسی اصول کے ماتحت آج جبکہ تحریک جدید کا پینسٹھواں سال گذر رہا ہے ایک مخلص اور مخیر دوست خود اندازہ لگا سکتا ہے کہ قربانی کا کیا معیار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو وقت کے تقاضے کے مطابق اپنے محبوب امام کے حضور قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ یوسف سہیل شوق

جیسے صحراؤں میں ہولے سے چلے بادِ نسیم

دور دراز سے آیا ہوا واقفین نو کا قافلہ

واقفین نو بچوں کی باتیں سن کر ایمان تازہ ہو گیا

وکیل وقف نو مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب ایم ایس سی نے اطلاع دی کہ دور دیس سے ایک قافلہ آیا ہے اس سے مل لیا جائے' وقت مقررہ پر جب ہم ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور ان سے ملاقات ہوئی تو دل بے اختیار نظام جماعت کے لئے مجسم دعا بن گیا جس کی بدولت ایسے خوبصورت ایمان افروز اور روح پرور مواقع میسر آئے۔

20 نو عمر اور کم سن واقفین نو بچوں اور بچیوں پر مشتمل یہ قافلہ اندرون سندھ کے شہر صادق پور ضلع عمرکوٹ سندھ سے آیا ہے۔ ان میں 3 وقف اولاد بچے بھی شامل تھے۔ اکثر بچے پانچویں سے ساتویں کلاس کے طالب علم تھے یعنی ان کی عمریں 10-12 سال کی تھیں۔ اتنے چھوٹے بچوں کا اتنا طویل سفر کر کے ربوہ آنا بجائے خود ایک قابل ہمت اور قابل داد کام تھا جس پر بچے اور ان کو لانے والے منتظمین بلاشبہ شکریہ اور حوصلہ افزائی کے علاوہ جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

اس علاقے کے بارے میں ان بچوں کے نگران طاہر محمود بلوچ صاحب سیکرٹری وقف نو اور ناظم تعلیم القرآن نے بتایا کہ اس دور دراز علاقے میں میٹھا پانی میسر نہیں۔ کھارا پانی بھی دور دراز کے علاقوں سے لایا جاتا ہے۔ حال ہی میں ایک نلکا لگا ہے جو کھارے پانی کا ہے۔ یہ اگرچہ گاؤں کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے مگر کچھ فائدہ اس سے بہرحال ہو رہا ہے۔ اندرون سندھ کے اس علاقے میں کوئی سڑک نہیں جاتی۔ کچے پکے پگڈنڈی نما راستوں سے سفر طے ہوتا ہے۔ اس گاؤں میں احمدیوں کی تعداد 300 کے قریب ہے اور اتنی ہی تعداد میں ہندو یہاں آباد ہیں۔ اس گاؤں کی خاص بات یہ بتائی گئی کہ اس گاؤں کا نام صادق پور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہاں کی آبادی ڈیرہ غازی خان کے بلوچوں پر مشتمل ہے گاؤں میں کوئی سکول نہیں۔

مکرم طاہر محمود بلوچ صاحب نے بتایا کہ گاؤں میں بچوں اور بچیوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ لڑکے تو بعض اوقات تکالیف اٹھا کر قریب کے علاقوں میں چلے بھی جاتے تھے مگر بچیوں کو تعلیم دینے میں اتنی تکالیف اٹھانے کا کوئی دستور نہیں تھا۔

تحریک وقف نو کی برکت

جب اس گاؤں کے احمدیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت اور آسمانی تحریک' تحریک وقف نو پر لبیک کہتے ہوئے اپنے جگر گوشوں کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا اور یہ بچے چند سال کی عمر پا کر پڑھنے کے مرحلے میں آئے تو بچوں کی تعلیم کی ضرورت پہلے سے کہیں بڑھ کر شدت سے سامنے آ گئی مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد جب کامیابی کی کوئی صورت سامنے نہ آسکی تو طاہر محمود بلوچ صاحب نے اپنے گھر میں وکالت وقف نو کی اجازت سے بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔ شروع شروع میں تو گھر کی چارپائیاں ہی کلاس روم کا کام رتی رہیں۔

پھر چند چٹائیاں مل گئیں تو گھر کا ایک کونہ "سکول" بن گیا۔ ابتداء میں بچوں کی تعداد صرف 5-6 تھی۔ اب پچھلے سال کی رپورٹ کے مطابق 90 بچے اس سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں نظارت تعلیم ان کو بطور ٹیچر معمولی سا مشاہرہ ادا کرتی ہے۔ جس سے اور دیگر ذرائع سے گھر کا اور سکول کا خرچ پورا ہو رہا ہے۔

ہم نے سوال کیا کہ آپ کے گاؤں میں ایم ٹی اے آتا ہے انہوں نے بتایا کہ ہم نے ڈش لگا رکھی ہے۔ گاؤں میں بجلی تو ہے نہیں۔ ٹریکٹر بھی نہیں ہیں۔ اس لئے جمعہ کے روز جنریٹر چلا کر خطبہ دیکھتے ہیں۔ جنریٹر کا خرچہ مقامی جماعت ادا کرتی ہے۔ بچوں کو سرکاری نصاب کے مطابق پڑھایا جاتا ہے اور پھر قریبی سکولوں میں لیجا کر ان کا امتحان دلوایا جاتا ہے۔ طاہر محمود صاحب نے بتایا کہ انگریزی زبان کے الفاظ ایک نظم کی شکل میں گا کر سکھائے جاتے ہیں۔ ہماری فرمائش پر بچوں اور بچیوں نے جسم کے مختلف اعضاء ناک کان آنکھ وغیرہ کی نظم گا کر اور اشاروں سے سنائی جس کا بہت لطف آیا۔

واقف نو بچوں سے پوچھا گیا کہ ان کو کیا کوئی نظم آتی ہے تو ایک ننھی بچی عدیلہ رفعت نے سب سے پہلے ہاتھ کھڑا کیا۔ اور ایک خوبصورت نظم ترنم سے سنائی جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

میرے آقا تجھے احوال چمن کیا لکھوں
موسم گل کی ہے آمد میں مگر کیا لکھوں
کھلتی کلیوں کا لکھوں' ہجر کا قصہ لکھوں
چشم لبریز سے میں شوخی لب کیا لکھوں
منتظر ہوں کسی دستک کا مرے پیارے امام
لے کے آئے کوئی قاصد تیری آمد کا پیام
تیری راہوں میں بچھے جائیں ترے در کے غلام
دل ناداں کا تجھے کیسے تقاضا لکھوں

اس نظم کے بعد عزیزہ عدیلہ اور ان کی بہن عزیزہ مبارکہ بشریٰ نے مل کر ایک نعت سنائی۔

مصطفےٰ آپ ہیں مجتبیٰ آپ ہیں
سرور کائنات ہدیٰ آپ ہیں
راحت دو جہاں مالکا آپ ہیں
ابتدا آپ ہیں انتہا آپ ہیں
خاتم الانبیاء زندہ باد

اس نعت کے ہر بند کے آخر میں خاتم الانبیاء زندہ باد کے خوبصورت الفاظ آتے تھے۔ یہ الفاظ تمام واقف نو بچے مل کر گاتے تھے یہ نظارہ بے حد بھلا معلوم ہو رہا تھا۔ تحریک وقف نو نے دور دراز کے علاقوں میں کیسے حسین پھول کھلائے ہیں کیسی روح کو معطر کر دینے والی خوشبو پھیلائی ہے یہ نظارہ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

ان بچوں سے ہم نے پوچھا کہ ربوہ میں آپ کو کیا چیز اچھی لگی۔ تو مختلف بچوں نے بتایا کہ بیت اقصیٰ' بیت مبارک' نمائش' لائبریری' بیت محمود ان کو بہت اچھی لگی۔ بچوں نے بتایا کہ وہ روزنامہ الفضل ربوہ کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ اس مرحلے پر بچوں کی ملاقات ایڈیٹر الفضل مکرم عبدالسمیع خان صاحب سے کرائی گئی۔ ایڈیٹر صاحب موصوف نے بچوں سے باتیں کیں اور الفضل کا تعارف کروایا۔ اور ان سے مختلف سوالات پوچھے۔

دور دراز مقام سے آئے ہوئے اس قافلے میں جو بچے شامل تھے ان کے نام یہ ہیں آصف اقبال چھٹی جماعت' محمد عمار ساتویں جماعت' احمد مسعود پانچویں جماعت' ساجد احمد چھٹی جماعت' شریف احمد پانچویں جماعت' کاشف محمود ساتویں جماعت' شبیر احمد چوتھی جماعت' رابعہ صنم پانچویں جماعت' مبشرہ بی بی چھٹی جماعت' میمونہ بشریٰ ساتویں جماعت' عبدالعزیز چوتھی جماعت' صبیحہ خاتون ساتویں جماعت' عدیلہ رفعت ساتویں جماعت' مبارکہ بشریٰ چھٹی جماعت' عابدہ پروین ساتویں جماعت' راشد احمد چھٹی جماعت' محمد آصف پانچویں جماعت' شہلا پروین پانچویں اور ذاکر احمد چوتھی جماعت۔

ڈاکٹر امۃ المصور سمیع صاحبہ

ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب

میرے پیارے ابو جان ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب 6۔ اگست 1995ء بوقت 12.35 بجے دوپہر اپنے پیارے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

میرے ابو جان بابو عبدالغنی انبالوی صاحب کے بیٹے تھے آپ کا بچپن انبالہ شہر میں گزرا۔ آپ نے ابتدائی میڈیکل کی تعلیم امرتسر سے حاصل کی۔ تقسیم ہندوستان کے بعد آپ کی فیملی پاکستان منتقل ہو گئی اور آپ نے اپنی بقیہ تعلیم کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے مکمل کی اور M.B.B.S. کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر بننے کے بعد آپ کی شادی حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب (خالد احمدیت) کی صاحبزادی امۃ الرحمان صاحبہ سے ہوئی۔

زمانہ ملازمت

آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ گورنمنٹ کی ملازمت میں گزرا۔ اور آپ نے زیادہ تر بلوچستان کے مختلف علاقوں جیسے کوئٹہ' تربت' خضدار' مسلم باغ وغیرہ میں کام کیا۔

دوران ملازمت آپ کو احمدیت کی وجہ سے اپنے ساتھیوں اور افسران کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر خدا تعالیٰ نے احمدیت کی برکات کی وجہ سے ہمیشہ ہم سب کو اس کے بد اثرات سے بچایا۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل و کرم سے آپ کے ہاتھ میں شفاء رکھی تھی۔ جس کی وجہ سے دور دراز کے لوگ بھی آپ سے علاج کرواتے تھے۔ آپ کا اپنا رویہ بھی مریضوں کے ساتھ بہت اچھا تھا۔ اور آپ مریضوں کے لئے دعا اور دوا دونوں کا بندوبست کرتے تھے آپ نے ہم سب کو بھی ہمیشہ یہی کہا کہ مریضوں کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کریں۔

اخلاق و عادات

ابو جان کو بچپن ہی سے سچے خواب آتے تھے۔ آپ نمازوں کے پابند تھے۔ اور تہجد بھی باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا۔ گھر میں اکثر با جماعت نماز ادا کی جاتی اور قرآن شریف کی تلاوت باقاعدگی سے کی جاتی تھی۔ آپ کو تقریباً سارا قرآن شریف زبانی یاد تھا۔ جب بھی کہیں سفر پر جاتے۔ اپنا چھوٹا قرآن شریف کار میں رکھتے اور فارغ اوقات میں قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخری عمر تک روزے رکھنے کی توفیق دی۔ آپ ہمیشہ بچوں کو کہا کرتے تھے کہ بے شک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ نہ رکھیں مگر سحری ضرور کھائیں تاکہ روزہ کی عادت پڑے۔ آپ ہم سب بچوں کو خاص نصیحت کرتے تھے کہ پوری نمازیں پڑھیں۔ روز صبح قرآن شریف کی تلاوت کو اپنا شعار بنائیں اور چندے دیں اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کریں۔ جمعہ کی نماز بھی کوشش کرکے بیت الذکر میں ادا کرتے تھے۔ سوائے جہاں بیت الذکر نہ ہوتی۔ جمعہ پر امی جان اور بچوں کو ساتھ لے جاتے تھے۔

آپ کا میری امی جان سے بہت مشفقانہ سلوک تھا ہر چھوٹے بڑے مسئلے میں ان سے مشورہ کرتے اور امی جان کی بات کو فوقیت دیتے۔

تعلیم و تربیت اولاد

آپ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ دعاؤں سے ہی اولاد کی تربیت ہوتی ہے اور اللہ کے فضل سے آپ ہم سب کے لئے بہت دعائیں کرتے تھے اور آخری عمر تک ہمارے لئے دعائیں کرتے رہے۔ آپ ہمیشہ ہم سب کو خلیفۂ وقت سے تعلق پیدا کرنے پر توجہ دلاتے رہے۔ ہمیشہ الفضل پڑھنے کی تلقین کی چندے باقاعدہ وقت پر ادا کرنے کی ہدایت کی اور آپ خود بھی ان سب باتوں پر باقاعدگی سے عمل کرتے تھے جو بھی ہمارے خاندان میں بچہ پیدا ہوتا اس کا چندے میں ضرور نام لکھواتے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہی ہم سب کی وصیتیں کروادیں۔

جب ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوتا تھا تو ہم سب کو کوئٹہ سے ربوہ جلسے پر لانے کا شوق ہوتا تھا۔ اللہ کے فضل سے ہم نے ہر جلسہ میں شرکت کی ماسوائے کوئی مجبوری کے آپ کہا کرتے تھے کہ اس بستی میں جاکر دعا کا موقع ملتا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کی ملاقات ہوتی ہے جب حضور لندن تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو لندن جاکر جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقع دیا۔ اور ہم سب پر خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے اس جلسے میں خلیفۂ وقت سے ملاقات ہوئی۔ جو ہماری زندگی کی یادگار ملاقات تھی۔ الحمدللہ

آپ نے کبھی بھی ہم بہنوں اور بھائیوں میں فرق نہیں کیا ہم سب کو کوشش کرکے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ دوران تعلیم کسی پر بھی کوئی دباؤ نہیں ڈالا۔ ہمیشہ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ امتحان یا کسی بھی مشکل میں ہمیشہ حضور کو خط لکھواتے اور خود بھی لکھتے۔ بچوں کی مار کٹائی کے سخت خلاف تھے۔ جب بھی ربوہ جاتے ہم سب کو کوشش کرکے بہشتی مقبرے لے کر جاتے اور سب کے لئے خاص کر خاندان حضرت مسیح موعود کے لئے دعاؤں کا موقع فراہم کرتے تھے اور دوسرے رشتہ داروں کے لئے بھی دعائیں کی جاتیں تھیں۔ ابو جان ہمیشہ کوشش کرتے کہ شام کا کھانا ہم سب مل کر کھائیں اور آپ کہا کرتے تھے کہ اکٹھے کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

شادی و بیاہ کے معاملات

آپ نے شادی و بیاہ کے معاملے میں کسی بچے یا بچی پر دباؤ نہیں ڈالا۔ ہر فیصلہ دعاؤں کے بعد ہی کیا۔ ہر شادی کے موقع پر امی جان سے خاص مشورہ کرتے تھے۔ آپ نے کوشش کی کہ محض خدا کے فضل و کرم سے بچے' بچیاں پڑھ جائیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں تاکہ کل کو کسی کے محتاج نہ ہوں۔ آپ نے یہ بھی کوشش کی کہ پڑھے لکھے لوگوں میں رشتہ کیا جائے۔ آپ نے پڑھائی اور شادی کے معاملات میں احمدیت کو ہمیشہ فوقیت دی۔ اور ہر موقع پر دعاؤں کو ہی توجہ کا مرکز بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے محض خاص فضل و کرم سے آپ کو اپنی زندگی میں سات بچیوں کی شادی اور تین بیٹوں کی شادی کی توفیق بخشی۔

علاج بالغذا

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

ناریل کے فوائد

ناریل اکثر گری یا کھوپرا کے نام سے مشہور ہے۔ اسے عربی میں نارجیل اور انگریزی میں کوکونٹ (Cocoa Nut) کہتے ہیں۔ اس میں تقریباً 50% پروٹینز 36% روغن اور ساڑھے آٹھ فیصد کاربوہائیڈریٹس ہوتے ہیں۔

تاثیر۔ گرم تر۔

مقدار خوراک: ناریل 50 گرام آب ناریل 100 ایم ایل۔

فوائد و استعمال

اس میں غذائیت بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا بدن کو مناسب طور پر فربہ بناتا ہے صالح خون پیدا کرکے جسم کے مدافعانہ نظام کو بیماریوں کے خلاف مضبوط بناتا ہے دل و دماغ و اعصاب کو طاقت دیتا ہے حافظہ اور بینائی کو قوی کرتا ہے غرضیکہ تمام ذہنی کام کرنے والوں کے لئے مثلاً وکیلوں ایڈیٹروں۔ پروفیسروں۔ ڈاکٹروں اور طالب علموں کے لئے اس کا باقاعدگی کے ساتھ استعمال بہت اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔

گردے اور جگر کو طاقت دیتا پیشاب کی جلن کو دور کرتا اور جسم کی گرمی کا ازالہ کرتا ہے مثانے کی ریت خارج کرتا ہے سارے اعضائے جسم کو طاقت دیتا ہے قوت رجولیت کے لئے بطور خاص مفید ہے طبیعت کو فرحت و تازگی بخشتا ہے۔ خرابیٔ خون اور اعضاء کی جلن کو نافع ہے۔ چہرے اور جسم کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ یرقان کے لئے مفید ہے زبان کے اعصاب کو طاقت دیتا ہے۔ اور قوت گویائی بڑھاتا ہے زبان کا مزہ درست کرتا ہے۔ بھوک پیدا کرتا ہے مقویٔ قلب ہے آب ناریل بے حد خوش ذائقہ و فرحت بخش و مقویٔ قلب ہے۔ بخار کی تیزی گھبراہٹ جلن اور پیشاب کے عوارض کو دور کرتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کی پیاس بجھاتا ہے آبِ ناریل سے ہیضہ کی قے بند ہو جاتی ہے۔ آبِ ناریل سے پیشاب کھل کر آتا ہے آبِ ناریل قبض کشا اثر رکھتا ہے۔ انتڑیوں کو ملائم کرکے اجابت کھلی لاتا ہے۔ آب ناریل پھیپھڑوں اور سینے کو طاقت دیتا ہے۔ لہٰذا کھانسی دمہ۔ ٹی بی و پھیپھڑوں کے دیگر عوارض میں بہت نافع ہے اس کے دائمی استعمال سے پھیپھڑوں کے اکثر عوارض بفضل خدا شفا پاتے ہیں ناریل درد گردہ و کمر درد و جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے ناریل کا بکثرت استعمال جسم کی رنگت کو صاف کرتا ہے۔

روغن ناریل

کھوپرے کو مشین میں دبا کر تیل نکالتے ہیں اس کے فوائد ناریل کے فوائد سے مشابہ ہیں یہ روغن گردوں کو قوت دیتا ہے۔ اور مثانے کا درد دور کرتا ہے۔ انتڑیوں کے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے پیٹ کے ہر قسم کے کیڑوں کو نکالتا ہے۔

قبض' جوڑوں کا درد' کمر درد' عضلاتی و اعصابی درد امراض پھیپھڑا' امراض معدہ و امعاء بالخصوص سوزش معدہ و امعاء اور بواسیر کو دور کرتا ہے۔ قوت باہ کو تحریک دیتا ہے اس کی سر پر مالش کرنے سے دماغ و حافظہ کو تقویت ملتی ہے سر کی خشکی دور ہوتی ہے بالوں کو سیاہ کرتا اور چمکاتا ہے نیز بالوں کو گرنے سے روکتا ہے بالوں کو خوب بڑھاتا ہے اور سکری دور کرتا ہے اس کا تیل بعضوں کے نزدیک گھی سے زیادہ خوش ذائقہ اور مفید ہے۔

ناریل کے استعمال کے طریق

گرم مزاجوں کے لئے اس کے استعمال کا طریق الگ ہے جبکہ سرد مزاجوں کے لئے الگ۔ گرم مزاج لوگوں کی علامات یہ ہیں۔

چہرے اور جسم کا رنگ سرخ یا زرد۔ منہ کا ذائقہ کڑوا پیاس کی زیادتی ہاتھ پاؤں میں جلن پیشاب کی جلن سرد چیزوں کے استعمال سے علامات میں افاقہ اور گرم کے استعمال سے اضافہ۔ گرم مزاج حسب ضرورت ناریل لے کر دھولیں اور خشک کرکے کوٹ لیں دس بارہ گھنٹے پانی میں بھگو دیں اس کے بعد چینی سے شیریں اور برف سے سرد کرکے استعمال میں لائیں۔ رات کو بھگو کر صبح کو اس کا ناشتہ کرنا فرحت و تسکین و تقویت بخشتا ہے۔ اگر ناریل کے ساتھ مناسب مقدار میں کشمش بھگو دی جائے اور چینی کی بجائے اس سے مٹھاس کا کام لیا جائے تو اور بھی بہتر ہے جس پانی میں ناریل کو بھگویا جاتا ہے۔ یہ آب ناریل کا کام دیتا ہے ایک آب ناریل کچے کھوپرا میں ہوتا ہے جس کا حصول چنداں آسان نہیں لہٰذا اس آب ناریل کو استعمال میں لاکر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس طریق پر گرم مزاج لوگ موسم گرم میں بھی اس کا استعمال بخوشی کرسکتے ہیں۔ سرد مزاج کوٹے ہوئے ناریل کو پانی یا دودھ میں بخوبی جوش دے لیں۔ اور نیم گرم پئیں۔

سالانہ اجتماع واقفین نو امارت حلقہ درگانوالی ضلع سیالکوٹ

○ مورخہ 9۔ مئی 1999ء کو واقفین نو حلقہ درگانوالہ کا سالانہ اجتماع اورا میں منعقد ہوا افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر عارف محمود صاحب امیر حلقہ نے کی۔ پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے علمی مقابلہ جات میں بیت بازی کا مقابلہ بہت ہی دلچسپ رہا اختتامی اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد سیکرٹری صاحب ضلع نے والدین اور بچوں کو نصائح کیں بعد ازاں مکرم امیر صاحب حلقہ نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اس اجتماع میں 26 واقفین نو اور 15 والدین اور 8 دیگر احباب نے شرکت کی۔ اس اجتماع کے انعقاد میں مکرم محمد اشفاق صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ مکرم چوہدری محمد انور صاحب صدر جماعت اورا۔ مکرم رافع احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مسعود احمد صاحب معلم وقف جدید اور مکرم کرامت اللہ فضل صاحب معلم وقف جدید نے بھرپور کردار ادا کیا۔

تربیتی پروگرام ضلع حیدر آباد

○ مکرم قائد صاحب ضلع حیدر آباد لکھتے ہیں۔ ضلع حیدر آباد کا سالانہ تربیتی پروگرام مورخہ 99-4-18 کو صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا اس اجلاس کی صدارتؒ امیر صاحبؒ مکرم چوہدری عبدالحلیم صاحب نے کی افتتاحی اجلاس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے خدام کے مقابلہ جات میں کبڈی' دوڑ اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے اطفال میں بھی یہی مقابلہ جات ہوئے ورزشی مقابلہ جات کے بعد کھانے اور تیاری نماز ظہر و عصر کا وقفہ ہوا کھانے کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے علمی مقابلہ جات میں اطفال و خدام میں تلاوت و نظم اور تقریر کے مقابلے ہوئے ان مقابلوں کے بعد نماز ظہرو عصر ادا کی گئیں نمازوں کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس کی صدارت مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کی ان کے ساتھ مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں (مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بھی تشریف لائے تھے ان کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا پروگرام ہوا جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا پھر خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے خطاب فرمایا دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا اس پروگرام میں حاضری اس طرح رہی خدام۔ 380۔ اطفال 200۔ انصار 15۔ واقفین نو 18۔ نومبائعین 20۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان برائے فروخت ملبہ

○ محلہ دارالیمن وسطی میں کوارٹرز درویشاں نمبر (1-6-7) کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 99-6-22 کو بوقت 8 بجے فروخت کیا جائے گا۔ ضرورت منداحباب استفادہ فرمائیں۔

(ناظم جائیداد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت ماہر باورچی

) نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے ہوسٹل دارالاکرام بیوت الحمد کالونی میں ایک تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہے جو کہ 50/60 کس کا کھانا تیار کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور اچھی مہارت سے مختلف کھانے تیار کر سکتا ہو۔ ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ مکرم صدر صاحب / مکرم امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 99-6-25 تک ہوسٹل دارالاکرام بیوت الحمد کالونی میں مکرم سپرنٹنڈنٹ صاحب ہوسٹل کو بالمشافہ مل کر جمع کروائیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد درخواستیں جمع نہیں کی جائیں گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (اپیل مکرم محمد کریم نثار صاحب بابت ترکہ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ)

مکرم محمد کریم نثار صاحب ساکن نمبر 163 کریم ٹاؤن پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد نے بحیثیت مختار ورثاء درخواست دی ہے کہ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبدالوحید صاحب گولبازار۔ ربوہ۔ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 3/15 گولبازار ربوہ برقبہ 10 مرلہ ان کی بیٹی محترمہ امتہ المومن پاشا صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ امتہ القیوم ناصر صاحبہ (دختر)
2۔ مکرم عبداللطیف منور صاحب (پسر)
3۔ مکرم عبدالکریم انور صاحب (پسر)
4۔ مکرم عبدالحمید تنویر صاحب (پسر)
5۔ مکرم عبدالسمیع مالک صاحب (پسر)
6۔ محترمہ امتہ المومن پاشا صاحبہ (دختر)
7۔ مکرم عبدالجلیل ظفر صاحب (پسر)
8۔ محترمہ امتہ القدوس خان صاحب (دختر)
9۔ محترمہ شکیلہ زاہدہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○ (مکرم محمد اصغر صاحب بابت ترکہ مکرم نواب الدین صاحب)

مکرم محمد اصغر صاحب آف موضع بھڈال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم نواب الدین صاحب ولد اللہ رکھا صاحب آف بھڈال۔ بقضائے 1990ء میں وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 4/10 دارالصدر ربوہ برقبہ دو کنال میں سے 5 مرلے رقبہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ مکرم محمد اصغر صاحب (پسر)
2۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (پسر)
3۔ مکرم محمد بشیر صاحب (پسر)
4۔ مکرم محمد رشید صاحب (پسر)
5۔ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

○ (محترمہ امتہ الحمید صاحبہ بابت ترکہ مکرم صوفی محمد احمد صاحب)

محترمہ امتہ الحمید صاحبہ ساکن نمبر 11/7 دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم صوفی محمد احمد صاحب مولوی فاضل۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 68/21 واقع محلہ دارالنصر شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کے نام 10 مرلے رقبہ بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ امتہ الحمید صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمود احمد صاحب (پسر) وفات یافتہ۔
3۔ محترمہ بشریٰ محمودہ صاحبہ (دختر)
4۔ محترمہ مبشرہ ستارہ صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ آصفہ صاحبہ (دختر)

مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم صوفی محمد احمد صاحب) وفات یافتہ کے ورثاء یہ ہیں:-

I۔ محترمہ امتہ الحمید صاحبہ (والدہ)
II۔ محترمہ امتہ النصیر صاحبہ (بیوہ)
III۔ مکرم طاہر انجم صاحب (پسر)
IV۔ مکرم حامد احمد صاحب (پسر)
V۔ محترمہ بشریٰ حامدہ صاحبہ (دختر)
VI۔ مکرم داؤد احمد صاحب (پسر)
VII۔ محترمہ عظمیٰ نورین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی وزیر خارجہ کا دورۂ چین

بھارت کے وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے چین کا دورہ کیا اور پاک بھارت کشیدگی کی صورت حال ان پر واضح کی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت چین کو دشمن نہیں سمجھتا۔

بھارتی تبصرے

وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ ہماری انگلی پر خراش آئے گی تو پاکستان کا سارا خون نچڑ جائے گا۔ مجاہدین ہتھیار ڈال دیں یا مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ بھارتی وزیر دفاع فرنانڈس نے کہا کہ پاکستان کشمیر میں حالات معمول پر آنے سے گھبرا گیا تھا اسی لئے علاقے میں دراندازی کا سہارا لیا۔ آئی کے گجرال نے کہا کہ چین پاکستان کی مدد کو نہیں آئے گا۔ سابق صدر شنکر دیال شرما نے کہا کہ پاکستان کی سیاست پر فوج حاوی ہے۔

بھرپور کوشش کر رہے ہیں

امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کشیدگی کے خاتمے کے لئے بھرپور کوششیں کر رہے ہیں۔ صدر امریکہ نے بھارتی وزیر اعظم سے فون پر بات کی اور ان کے صبر و تحمل کی تعریف کی۔

کوفی عنان کی اپیل

سعودی عرب نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان سے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل میں اپنا کردار ادا کریں۔ بھارت طاقت کا استعمال بند کر کے مذاکرات کے ذریعے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرے۔

جی ایٹ ممالک کی پریشانی

جی ایٹ ممالک نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کشیدگی کم کریں۔ ان ممالک کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں کہا گیا کہ ہم اس معاملے پر خاموش تماشائی نہیں رہیں گے۔

پاکستان تیار رہے

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے ایک بار پھر پاکستان کو کہا ہے کہ وہ جنگ کے لئے تیار رہے۔ وطن کی سالمیت کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

ایٹمی جنگ کے لئے تیار ہیں

بھارت کے ایٹمی توانائی کمیشن کے سربراہ آر چید میرم نے کہا ہے کہ ہم پاکستان سے ایٹمی جنگ کے لئے تیار ہیں۔ "دشمن" کی طرف سے کسی بھی ایٹمی حملے کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ قوم کو مایوس نہیں کریں گے۔ واجپائی کے اس دعوے میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ہم دفاع میں خود کفیل ہو چکے ہیں۔

بھارتی فوج کی چھٹیاں منسوخ

بھارتی فوج کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ جنگی طیاروں کی پروازوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور بھارتی بحریہ کو بھی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ بھارت کی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ خدشہ ہے کہ پاکستان کیمیائی ہتھیار استعمال کرنے والا ہے۔

سونیا کا واجپائی کو فون

بھارتی وزیر اعظم واجپائی کی حریف اور کانگریس کی سربراہ سونیا گاندھی نے گذشتہ روز بھارتی وزیر اعظم کو فون کیا اور کہا "ہیلو ڈیئر واجپائی! کارگل سے زندہ واپسی مبارک ہو"۔

سونیا اور واجپائی کے راستے

سری نگر میں مجاہدین نے واجپائی اور سونیا گاندھی کے راستوں پر بارودی سرنگیں بچھا دیں اس کی اطلاع بروقت مل جانے پر دونوں رہنماؤں کو متبادل راستے سے گزارا گیا۔

روسی فوج کوسووو میں

روس نے ہزاروں فوجی کوسووو میں پہنچانے کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ آئندہ تین چار روز میں 5 سے 7 ہزار تک روسی فوجی امن فوج کا حصہ بننے کے لئے کوسووو بھیجے جائیں گے۔

شمالی کوریا کی کشتی ڈبو دی

جنوبی کوریا نے شمالی کوریا کی ایک تارپیڈو کشتی ڈبو دی ہے۔ دوسری جنگی کشتی ڈوب رہی ہے۔ سمندر میں جنوبی کوریا کا جنگی جہاز پہلے سے موجود تھا جس نے کارروائی کی ایک تیسری تارپیڈو کشتی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی۔

جنگ ٹالنے کا واحد راستہ

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ جنگ ٹالنے کا واحد راستہ پاکستانی افواج کی بھارتی علاقوں سے واپسی ہے انہوں نے مذاکرات کے لئے مجاہدین کی واپسی کی شرط لگا دی ہے۔

چین بھارت تعلقات

چین کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ چین اور بھارت اب ایک دوسرے کو خطرہ نہیں سمجھتے۔ بھارتی وزیر خارجہ سے بات چیت کے بعد انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات گرمجوشی کے نئے دور کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ سلامتی کے شعبے میں باہمی تعاون کی چینی تجویز کی تفصیلات جلد طے کی جائیں گی۔

مزید امریکی اسرائیلی جاسوس گرفتار

ایران میں مزید امریکی اور اسرائیلی جاسوسوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ افراد بھی یہودی ہیں۔ ایران نے کہا ہے کہ یہودیوں کی گرفتاری ہمارا اندرونی معاملہ ہے کسی بیرونی ملک کے دباؤ میں نہیں آئیں گے۔

نیٹو حملے اور صدر کلنٹن

نیٹو کے سربیا پر حملے اگرچہ بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہو گئے ہیں لیکن رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق ان حملوں میں امریکہ کے کردار کو امریکیوں کی اکثریت نے پسند نہیں کیا۔ یوگوسلاویہ کے معاملے پر صدر کلنٹن کی مقبولیت عوام میں کم ہو گئی ان کے حمایتیوں کی شرح 51% ہے جو گزشتہ نو ماہ میں سب سے کم شرح ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 16- جون- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 44 درجے سنٹی گریڈ
17-جون- غروب آفتاب- 7-18
18-جون- طلوع فجر- 3-19
18-جون- طلوع آفتاب 5-00

پاک بھارت افواج کئی محاذوں پر آمنے سامنے

پاک فوج نے کہا ہے کہ ہم تیار ہیں دشمن کی ایک گولی کا جواب دس گولیوں سے دیں گے۔ پاکستان اور بھارت کی سرحد پر 21 محاذوں پر دونوں فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں۔ لاہور سیالکوٹ اور دیگر سرحدی علاقوں سے ہزاروں دیہات خالی کرالئے گئے۔ کشمیر کی لڑائی مکمل جنگ میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ بھارت نے سندھ کی سرحد پر بھی فوجیں لگادی ہیں۔ نیوی کو بھی الرٹ کردیا گیا۔ پنجاب کی سرحدوں پر فوج میں اضافہ کردیا گیا ہے۔ پاک فوج کے ترجمان نے کہا کہ بھارت کی تمام منصوبہ بندی اور نقل و حرکت ہمارے علم میں ہے۔ ترجمان نے دعویٰ کیا کہ بھارت کے ایک ہزار فوجی اب تک مارے جاچکے ہیں۔ کنٹرول لائن کی اونچی پہاڑیوں پر ہمارا قبضہ ہے۔ پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اطلاعات کے مطابق لاہور، قصور، واہگہ، شکر گڑھ، سیالکوٹ، چونڈہ بارڈر پر پاک بھارت افواج کی بھاری نفری تعینات ہے۔

سیالکوٹ بارڈر پر بھارتی حملہ پسپا

سیالکوٹ کے بجوات سیکٹر پر بھارتی فوج نے صبح 5 بجے بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا لیکن پاک فوج نے دشمن کو بھاگنے پر مجبور کردیا۔ بھارتی طیاروں نے پاکستان کی فضائی خلاف ورزی بھی کی۔ کئی اور علاقوں میں گولہ باری سے متعدد پاکستانی شہری شہید و زخمی ہوگئے۔

دراس پر بڑا حملہ شروع

بھارت نے کارگل اور دراس پر کئی روز ہزیمت اٹھانے کے بعد اب دراس پر بڑا حملہ کر دیا ہے۔ چکوٹھی اور پانڈو سیکٹروں میں شہریوں پر کیمیائی ہتھیاروں سے گولہ باری کی۔ جوابی کاروائی میں پاک فوج نے 10 مورچے اڑا دیئے۔ مجاہدین نے بھی درجنوں بھارتی فوجی ہلاک کردیئے۔

کانسٹیبلوں کی تنخواہوں میں ایک ہزار کا اضافہ

پنجاب کا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ پولیس کانسٹیبلوں کی تنخواہوں میں ایک ہزار روپے کا اضافہ کردیا گیا۔ صوبائی ملازمین کی تنخواہوں میں بھی 20 سے 25 فیصد اضافہ کردیا گیا۔ لگژری کوچوں، بسوں اور بڑی گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس بڑھا دی گئی۔ 5 ہزار کاشتکاروں کو سستے ٹریکٹر فراہم کئے جائیں گے۔ پنجاب پولیس کے بجٹ میں 60 کروڑ کا اضافہ کردیا گیا۔

پنجاب میں ٹرانسپورٹ

پنجاب کے بجٹ میں جو وزیر آبپاشی چوہدری محمد اقبال نے پیش کیا بتایا گیا ہے کہ صوبے کے تمام بڑے شہروں میں 70 نشستوں والی بڑی بسیں چلائی جائیں گی۔ ملتان میں ایکسپریس وے تعمیر کی جائے گی۔

عام آدمی کی خوشحالی

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ بجٹ سے عام آدمی کی زندگی میں خوشحالی آئے گی۔ کانسٹیبل کی تنخواہ میں اضافہ سے نہ صرف کرپشن ختم ہوگی بلکہ جرائم کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔

صدر وزیر اعظم اور آرمی چیف کے مشورے

سرحدی صورت حال پر صدر وزیر اعظم اور آرمی چیف کے درمیان اہم صلاح مشورے ہوئے۔ پاکستان نے بھارت کے جنگی جنون اور ممکنہ تصادم کے حوالے سے امریکہ اور یورپی ممالک کو صورت حال سے آگاہ کردیا ہے۔

موٹر وے پر طیارے اتارنے کی ریہرسل

چکری انٹر چینج سے چار کلو میٹر آگے موٹر وے کا چار کلو میٹر کا راستہ بند کرکے حادثات کی صورت میں ٹریفک کو مختلف راستوں سے گذارنے کی ریہرسل میں موٹر وے پولیس نے بھاری کرینوں اور موبائل ورکشاپوں کے ساتھ ریہرسل کی۔ طیارے اتارنے کے وقت بھی یہی صورت حال کام آئے گی۔

دہلی لاہور بس سروس جاری

پاکستان اور بھارت کی فوجیں سرحدوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں مگر واہگہ کے راستے پاکستان بھارت بس سروس جاری ہے۔ واہگہ بارڈر پر کارگو سروس بھی جاری ہے۔

قائم مقام اور ڈیفالٹ بجٹ

پنجاب کی اپوزیشن نے کہا ہے کہ پنجاب کے بجٹ قائم مقام اور ڈیفالٹ بجٹ ہے جو ایک قائم مقام وزیر نے پیش کیا۔ پچھلے سال بھی سب نے خواب دکھائے مگر خود کشیاں مہنگائی اور بے روزگاری بڑھی۔ زراعت کے لئے بہت کچھ کہا گیا مگر کچھ نہیں کیا گیا۔

کل ہر صورت فہرست دی جائے

سپریم کورٹ میں فارن کرنسی اکاؤنٹس کے معاملے پر حکومت نے عدالت کو بتایا کہ 11 تا 28 مئی 1998ء کے عرصے میں سوا ارب ڈالر نکلوائے گئے۔ عدالت کو بتایا گیا کہ 40 ہزار اکاؤنٹ ہولڈرز نے یہ رقم نکلوائی فاضل عدالت نے کہا کہ یہ محض ٹال مٹول ہے۔ لوگوں میں چیخ پکار مچی ہوئی ہے۔ کل ہر صورت میں پوری فہرست مہیا کی جائے۔

صدر کا اقدام چیلنج

لاہور ہائی کورٹ میں صدر کے اس اقدام کو چیلنج کردیا گیا ہے جس کے تحت تین ججوں کو مستقل نہیں کیا گیا۔ ملتان بار ایسوسی ایشن کے ارکان نے یہ چیلنج کیا ہے۔

پنجاب کے ذمے قرضے

پنجاب حکومت نے ذمے وفاقی حکومت کے قرضوں کی مالیت ایک کھرب آٹھ ارب روپے تک پہنچ گئی ہے۔ اس میں 20- ارب روپے کے فارن ایکسچینج کے قرضے بھی شامل ہیں۔

فیصل آباد میں 3 ڈاکو مارے گئے

فیصل آباد میں پولیس مقابلہ میں تین ڈاکو مارے گئے۔ تینوں ڈاکو گارڈن ٹاؤن میں ڈکیتی کے بعد فرار ہو رہے تھے کہ گرفتار ہو گئے۔ آدھی رات کو ڈاکوؤں نے پولیس کی تحویل سے فرار ہونے کی کوشش کی تو پولیس نے تینوں کو ڈھیر کردیا۔

کھیلوں کی خبریں

اظہر الدین کی کپتانی برقرار

جہاں سری لنکا کے مشہور کپتان رانا ٹنگا ورلڈ کپ میں ناکامی کے بعد قیادت سے محروم ہو گئے وہاں بھارت کی کرکٹ ٹیم کے کپتان محمد اظہر الدین حیرت انگیز طور پر اپنے عہدے پر برقرار رہے تاہم ان کی ٹیم کے فزیو کی چھٹی ہو گئی۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کے سربراہ نے کہا کہ اظہر نے ورلڈ کپ اور ماضی میں بھارتی ٹیم کو کئی کامیابیاں دلائیں۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837- رہائش 212175- اقصیٰ روڈ ربوہ

الحمد اسٹیٹ
پراپرٹی ڈیلر
ہمارا نصب العین
اس ارض وطن میں ہر ایک کے لئے ہو گھر
پورے پاکستان میں کوئی نہ ہو بے گھر
پورے پاکستان میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے مفت مشورہ حاصل کریں
ہر وقت ہر لمحے آپ کے ساتھ ساتھ
☎ 4993402
4993403
467003
467004
Haji Abdul Rauf
Chief Consultant
AL-HAMD ESTATE
Property Sale - Purchase
Mazzanine Floor, Taj Mahal Centre,
SB-8, Block-1, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300